میر انیس

(حالاتِ زندگی)

میر ببر علی انیس، میر خلیق کے بیٹے تھے۔ ۱۸۰۲ء میں شہر فیض آباد کے محلّہ گلاب باڑی میں پیدا ہوئے۔ ان کے مورثِ اعلیٰ میر امامی ہرات سے شاہجہان کے عہد میں آئے اور دہلی میں آباد ہو گئے۔ شہنشاہ نے سہ ہزاری منصب عطا کیا۔ مختلف حوادث کے باعث سلطنت مغلیہ کا انتشار شروع ہوا تو میر امامی کے پوتے میر غلام حسین ضاحک اپنے فرزند میر حسن کو، جن کی عمر اس وقت بارہ سال تھی، ساتھ لے کر فیض آباد پہنچے۔ جب دارالخلافہ لکھنؤ منتقل ہوا تو میر ضاحک اور میر حسن کی آمد و رفت لکھنؤ میں شروع ہو گئی۔ میر حسن کے تین بیٹے تھے۔ ان میں سے ایک میر خلیق تھے۔ میر انیس انہی کے فرزند تھے۔ میر انیس بیالیس سال کے تھے تو مستقل طور پر لکھنؤ آ گئے۔

میر انیس کو شاعری ورثے میں ملی تھی۔ میر ضاحک اپنے زمانے کے اچھے شاعر تھے، میر حسن مشہور مثنوی ''سحر البیان'' کے مصنف اور میر خلیق بلند پایہ مرثیہ نگار تھے۔ اس صنف کو انھوں نے بڑی ترقی دی۔ میر انیس کم عمری ہی میں مشقِ سخن کرنے لگے۔ فارسی اور اُردو کے ہزاروں شعر انھیں یاد تھے۔ ابتداء میں سلام کہا کرتے تھے اور اپنے والد سے اصلاح لیا کرتے تھے۔

میر انیس کی عظمت یہ ہے کہ وہ جذبات نگاری، کردار نگاری، منظر نگاری اور واقعہ نگاری میں کمال رکھتے ہیں۔ انھیں خارجی جزئیات اور داخلی واردات دونوں کی تصویر کشی پر بے مثال قدرت حاصل تھی۔ مناظر قدرت اور رزم و بزم کا جو مرقع وہ پیش کرتے ہیں اُس کی تمام جزئیات اپنی اپنی جگہ مکمل ہوتی ہیں۔

صفائی کلام، لطفِ زبان، چاشنیٔ محاورہ، خوبیِ بندش، حسنِ اسلوب، مناسب مقام، طرزِ ادا اور سلسلہ کی ترکیب میں اپنی نظیر آپ تھے۔ ان کی زبان لکھنؤ میں سند مانی جاتی تھی۔ جس طرح انیس کا کلام لاجواب ہے۔ اسی طرح ان کے پڑھنے کا انداز بھی بے مثال تھا۔ انیس کا مشاہدہ اس قدر ہے کہ اُردو کا کوئی شاعر ان کا ہم پلہ نہیں۔ تخیل کی کارفرمائیاں اپنی بہترین شکل میں انیس کے کلام میں ملتی ہیں۔ انھوں نے ۱۸۷۴ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔

غربت

(میر ببر علی انیس)

مقاصدِ تدریس

- اُردو شاعری میں صنفِ نظم کی ہیئت سے آگاہی دینا۔
- نظم میں منظر نگاری سے روشناس کروانا۔
- اُردو شاعری میں میر انیس کے اندازِ کلام سے طلبہ کو آگاہ کرنا۔
- طلبہ کو بتا دینا کہ نظم میں شاعر کی غربت سے مراد بے وطنی ہے۔

الفاظ و تراکیب

درماندہ	رنج و محن	نشیمن	دشت نوردی	دھیان
غم فرقت	غریب الوطنی	راحلہ وزاد	مثلِ جرس	چھالے

ہوتے ہیں بہت رنج مسافر کو سفر میں
راحت نہیں ملتی کوئی دم آٹھ پہر میں
سو شغل ہو پر دھیان لگا رہتا ہے گھر میں
پھرتی ہے سدا شکل عزیزوں کی نظر میں

سنگِ غمِ فرقت دلِ نازک پہ گراں ہے
اندوہِ غریب الوطنی کاہشِ جاں ہے

گو راہ میں ہمراہ بھی ہو راحلہ وزاد
جاتی نہیں افسردگیٔ خاطرِ ناشاد
جب عالمِ تنہائی میں آتا ہے وطن یاد
ہر گام پہ دل، مثلِ جرس کرتا ہے فریاد

اِک آن غم و رنج سے فرصت نہیں ملتی
منزل پہ بھی آرام کی صورت نہیں ملتی

دُکھ دیتے ہیں ایک ایک قدم پاؤں کے چھالے
منزل پہ پہنچنے کے بھی پڑ جاتے ہیں لالے
ہاتھوں سے اگر بیٹھ کے کانٹوں کو نکالے
ڈر ہے کہ نہ بڑھ جائیں کہیں قافلے والے

درماندوں کے لینے کو بھی آتا نہیں کوئی
تھک کر بھی کبھی بیٹھے، تو اُٹھاتا نہیں کوئی

کتنے ہیں مسافر کہ نہ پھر آئے سفر سے جنگل میں عزیزوں کو اَجل لے گئی گھر سے
رُک جاتی ہے شمشیر کی ضربت تو سپر سے ساعت وہ اَجل کی ہے کہ ٹلتی نہیں سر سے
کتنے ہیں مسافر کہ تہہ خاک نہاں ہیں
قبریں تو ہیں ویرانے میں بستی میں مکاں ہیں

دشمن کو بھی اللہ چھڑائے نہ وطن سے جانے وہی بلبل جو بچھڑ جائے چمن سے
واقف ہے مسافر کا ہی دل اِس رنج و محن سے چھٹتا نہیں گھر جان نکل جاتی ہے تن سے
آرام کی صورت نہیں مسکن سے بچھڑ کر
طائر بھی پھڑکتا ہے نشیمن سے بچھڑ کر

غربت کی بھی ہوتی ہے عجب صبح عجب شام کرتا ہے سفر قافلہ راحت و آرام
وہ دشت نوردی و غم و صدمہ و آلام منزل پہ ممکن نہیں راحت کا سرانجام
نیند آتی ہے کب لاکھ جو پٹکے وہ سر اپنا
یاد آتا ہے منزل پہ مسافر کو گھر اپنا

(میر انیس کے مرثیے)

مشق

۱) مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) مسافر کو سفر میں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کیوں؟

ب) جب مسافر کو تنہائی کی حالت میں وطن یاد آتا ہے تو وہ کیا محسوس کرتا ہے؟

ج) نظم کے پانچویں بند میں شاعر کس تمنا کا اظہار کرتا ہے؟

د) مسافر کو منزل پر پہنچنے کے باوجود نیند کیوں نہیں آتی ہے؟

ہ) غربت کی صبح و شام کیسی ہوتی ہے؟

۲) نظم کے اشعار کے مطابق دُرست جواب کی نشاندہی کریں۔

الف) نظم ''غربت'' کا شاعر ہے۔

(i) حفیظ جالندھری (ii) احسان دانش
(iii) جگر مُرادآبادی (iv) میر ببر علی انیس

ب) نظم ''غربت'' میں غربت سے شاعر کی مراد ہے۔

(i) بے وطنی (ii) غریبی
(iii) بے علمی (iv) بے عملی

ج) مسافر کو سفر میں نہیں ملتی ہے۔

(i) خوشی (ii) راحت
(iii) منزل (iv) عزیز و اقارب

د) شاعر کو دورانِ سفر عالم تنہائی میں بہت یاد آتا ہے۔

(i) ماں باپ (ii) بیوی بچے
(iii) وطن (iv) عزیز و اقارب

ہ) ہر گام پہ دل مثل جرس کرتا ہے۔

(i) آہ و بکاہ (ii) فریاد
(iii) خوشی کا اظہار (iv) جنت میں

و) قبریں تو ویرانے میں ہیں مگر اِن کے مکان ہیں۔

(i) گاؤں میں (ii) بستی میں
(iii) شہر میں (iv) محلے میں

ز) کتنے مسافر پھر واپس نہ آئے۔

(i) گھر سے (ii) سفر سے
(iii) پہاڑ سے (iv) دیہات سے

ح) دشمن کو بھی اللہ نہ چھڑائے۔

(i) وطن سے (ii) گھر سے
(iii) عزیزوں سے (iv) ماں باپ سے

۳) نظم ''غربت'' کے اشعار کی روشنی میں ذیل خالی جگہ پُر کریں۔

الف) سنگ غم فرقت دل نازک پر .... ہے

ب) جاتی نہیں افسردگی ....

ج) کتنے ہیں مسافر کہ .... ہیں

د) طائر بھی پھڑکتا ہے ....

ہ) یاد آتا ہے منزل پہ .... اپنا

۴) نظم ''غربت'' کا مرکزی خیال بیان کریں۔

۵) نظم ''غربت'' میں شاعر نے مسافر کی جو حالت بیان کی ہے اُسے اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۶) اپنے کسی سفر کی روداد بیان کریں۔

۷) نظم ''غربت'' کے کسی بھی دو بندات کی تشریح کریں۔

۸) درج ذیل تراکیب کے معانی لکھ کر جملوں میں استعمال کریں۔

دلِ نازک۔غریب الوطنی۔خاطرِ ناشاد۔تہہ خاک۔کاہش جاں

مرکب مصادر کا بطور معاون فعل استعمال

مرکب مصادر وہ مصادر ہیں کہ جن میں اصل مصدر کے درمیان کوئی لفظ بڑھا دیا جاتا ہے۔اس طرح یہ بطور معاون فعل استعمال ہوتا ہے۔مثلاً پینا سے پی لینا، کہنا سے کہہ دینا، رونا سے رو دینا وغیرہ، مزید کمزور پڑنا، ٹوٹ پڑنا، اُٹھا چاہتا اور ضعیف ہونا وغیرہ مرکب مصادر کا بطور معاون فعل استعمال کی مثالیں ہیں۔

سرگرمیاں

۱) طلبہ سے نظم کے واقعات کی تشریح استحسانی انداز میں لکھوائیں۔
۲) طلبہ سے مرکب مصادر بطور معاون افعال استعمال کروائیں۔
۳) طلبہ کو میر ببر علی انیس کی چند اور نظمیں سنائیں۔

اشاراتِ سبق

۱) نظم میں منظر نگاری کی اہمیت بتادیں۔
۲) میر انیس کے اندازِ کلام پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔